خاندانی منصوبہ بندی

# عالم اسلام کے خلاف صلیبی سازش

تحریر:- محمد رمضان سلفی۔ ایڈیٹر صدائے ہوش' لاہور

امت محمد ﷺ کی افزائش و کثرت اور اس کی پے درپے کامیابیوں اور کامرانیوں سے خائف ہو کر غیر اقوام نے مسلمانوں کی ایمانی وافرادی قوت کو سلب کرنے کے لیے ان کے اندر فحاشی' بے حیائی' عریانی' بے پردگی اور رقص و سرود جیسے مہلک و مضر افعال کی تشہیر کی۔ ہمارے بعض کمزور ایمان "مسلمان" اغیار کی اس "سازش" کا ایسا شکار ہوئے کہ ابھی تلک اس سے نجات حاصل نہیں کر سکے۔ یہود و انصاری نے جہاں دیگر فواحشات کو مسلمانوں میں عام کیا وہیں انہوں نے "ضبط تولید" جیسی غیر فطری فعل اور غیر اسلامی تحریک پھیلا کر کے انہیں گھناؤنے جرم کے ارتکب کی دعوت دی ہے۔

ایک مسلمان کی حیثیت سے اس غیر فطری اور غیر اسلامی تحریک یعنی "خاندانی منصوبہ بندی" کے مقابل خاموشی اختیار کرنا اسلامی حمیت غیرت کے منافی ہے کیونکہ "خاندانی منصوبہ بندی" لا دین او رمادہ پرستانہ تہذیب کا شاخسانہ ہے۔

یہ ملعون تحریک پاکستان میں ہی نہیں بلکہ پوری دنیا اس کی لپیٹ میں ہے امریکہ' برطانیہ' فرانس' روس' جرمن اور دیگر ممالک ایک عرصہ سے اس تحریک کے نہ صرف یہ کہ پرزور حامی ہیں بلکہ ان کے ہاں "منصوبہ بندی" پر باقاعدہ عمل بھی جاری ہے۔ لیکن وہاں اس کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہیں ہو رہا۔ کیونکہ وہاں کی

**جس روز صدر ایوب نے خاندانی منصوبہ بندی کا اعلان کیا اللہ تعالیٰ نے دوسرے روز ہی صدر ایوب کے بیٹے گوہر ایوب کے گھر بیک وقت دو بیٹے پیدا کر کے اپنی قدرت کاملہ کا اظہار کیا کہ میں جس کو پیدا کرنا چاہوں کوئی اسے روک نہیں سکتا۔**

آبادی روز بروز متجاوز ہوتی جارہی ہے۔ اس ناکامی کے باوجود یہ لوگ اسلامی ممالک میں نام نہاد "خاندانی منصوبہ بندی" کا زور و شور سے پرچار کررہے ہیں۔ یہ بات کس قدر ورطہ حیرت میں ڈالنے والی ہے کہ دیگر ضروریات انسانی سے "دست کش" ہو کر فقط اس ملعون تحریک کے احیاء ترقی کے لیے "فنڈ" دیئے جارہے ہیں ایسے میں معلوم ہوتا ہے کہ اس میں "اغیار" کی اسلام دشمنی پوشیدہ ہے۔

وطن عزیز پاکستان میں حکومت کے "زیر سایہ "ریڈیو' ٹی وی' اخبارات و جرائد اور ذرائع ابلاغ سے فی زمانہ ایک ہی نعرہ کی گونج اور باز گشت بکثرت سنائی دے رہی ہے کہ بچے دو ہی اچھے' بچے دو تے سکھ ہزار--- آج کے دور میں دو بچے پل جائیں تو ہی اچھے۔ وغیرہ وغیرہ انگریز جو کہ شروع ہی سے اسلام اور مسلمانوں کا دشمن ہے' ایک مسلم ملک میں اپنے نظریات کو اجاگر کرتا جارہا ہے اور دلیل یہ دے رہا ہے کہ مذہبی لوگ آبادی کنٹرول کرنے میں رکاوٹ پیدا کررہے ہیں اور انگریز کی "تقلید" اور نقش قدم پر چلنے والی ہماری حکومت ہر سال کروڑوں روپیہ "خاندانی منصوبہ بندی" کی تشہیر پر "صرف" کررہی ہے۔ اگر یہی روپیہ عوام کی خوشحالی کے لیے خرچ کیا جائے تو بہتر نتائج برآمد ہوں۔ لیکن یہ لوگ عوام کی ترقی میں ایسا کیوں کریں پاکستان میں "ضبط تولید" جیسے ملعون کام کی ابتداء صدر ایوب کے دور میں کی گئی تھی۔ جس روز صدر ایوب نے "خاندانی منصوبہ بندی" کا اعلان کیا تو خدا کی قدرت کہ دوسرے روز ہی اللہ نے صدر ایوب کے بیٹے "گوہر ایوب" کے گھر بیک وقت دو لڑکے پیدا کیے اور دنیا کو بتادیا کہ اگر میں کسی کو پیدا کرنا چاہوں تو کوئی روک نہیں

سکتا اور اگر نہ دینا چاہوں تو کوئی دے نہیں سکتا۔

"خاندانی منصوبہ" جیسے خبیث اور ملعون فعل کے باعث ہمارے ملک میں "زناء" کے مرتکب اوباش و عیاش لوگ "اسقاط حمل" کی تدابیر سے اپنا جرم آسانی سے چھپانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں منصوبہ بندی کے پروپیگنڈہ کا عالم یہ ہے کہ چھوٹے چھوٹے بچے بھی ان کے مشن مراکز اور "چالی" کے کرشمے سے آگاہ نہیں۔ جب وہ "ضبط تولید" اور پیدائش اطفال پر گفتگو اور تبصرے کرتے ہیں تو سر شرم سے جھک جاتے ہیں۔ خاندانی منصوبہ بندی کی تحریک کے سبب عالم دنیا کے کم عمر لڑکے اور لڑکیاں "ضبط تولید" کی تدابیر کا خوب علم رکھتے ہیں۔ نج لنڈ سے لکھتا ہے کہ ------ہائی سکول کی کم عمر والی **495** لڑکیاں جنہوں نے خود مجھ سے اقرار کیا کہ ان کو لڑکوں سے صنفی تعلقات کا تجربہ ہو چکا ہے ان میں سے صرف **25** ایسی تھیں جن کو حمل ٹھہر گیا تھا۔ ان میں سے بعض اتفاقاً بچ گئیں تھیں۔ لیکن اکثر کو مانع حمل کی مؤثر تدابیرات کا کافی علم تھا۔ یہ واقفیت ان میں اتنی عام ہو چکی ہے کہ لوگوں کو اس کا صحیح اندازہ نہیں ہے۔ پرواز مودودی ص **78**

یہ بات کس قدر حیرت انگیز ہے کہ عام ادویات بازار سے بہت مہنگی ملتی ہیں جب کہ مانع حمل دوائیں بہت سستی بلکہ تقریباً مفت ملتی ہیں۔ پھر مزید حیرت کہ "برتھ کنٹرول" کی کوئی دوا بھی سو فی صد درست نہیں ہے۔ ان کے استعمال سے اکثر عورتیں مختلف "عوارض" میں مبتلا ہو جاتی ہیں اور کئی عورتیں تو ایسی کوششوں میں اپنی جان سے ہاتھ تک دھو ڈالتی ہیں۔ بعض دفعہ ایسی دواؤں کے استعمال کے باوجود جب حمل قرار پا جاتا ہے تو پھر اسقاط حمل کی تدبیریں کرتی ہیں جن سے اکثر جان پر بن جاتی ہے اگر خوش قسمتی سے بچ جائیں تو آئندہ "حمل" کے بہت کم امکانات رہ جاتے ہیں اس کے علاوہ ان دواؤں کے استعمال سے لولے لنگڑے، اندھے اور اعضاء بریدہ بچے پیدا ہونے لگتے ہیں۔

جب یہ ثابت ہے کہ مانع حمل ادویات جسم و جان اور ایمان و روح کے لیے نقصان دہ ہیں تو پھر کیونکر ان کے استعمال سے خود کو مصیبت و تکلیف میں ڈالا جائے۔ یہ تو سراسر اپنی جان پر ظلم ہے۔

ایسے سینکڑوں واقعات ہیں کہ "نس بندی" آپریشن اور دیگر "ضبط تولید" کے طریقے اپنانے کے باوجود "پیدائش اطفال" کو نہیں روکا جا سکا۔ اس طرح کے واقعات نام نہاد "خاندانی منصوبہ بندی" کے دعوے داروں کو دعوت فکر دے رہے ہیں کہ "قانون فطرت" میں تبدیلی ممکن نہیں ہے اور جو جان بھی اس دنیا میں آنے والی ہے وہ ضرور اور ضرور آکر رہے گی اسے کسی قیمت پر روکا نہیں جا سکتا۔

> **خاندانی منصوبہ بندی کی تحریک بری طرح ناکام ہوئی ہے۔ جس قدر ان کا زور بچے کم پیدا کرنے کی تلقین پر ہے آبادی اسی تیزی سے دن بدن بڑھ رہی ہے۔**

"خاندانی منصوبہ بندی" کی تحریک اس قدر بدنام اور ناکام ہو چکی ہے کہ جتنا یہ "برتھ کنٹرول" کرنے کو کہتے ہیں آبادی دن بدن اور زیادہ تیزی سے بڑھتی جا رہی ہے اس "تحریک" پر عمل در آمد سے چاہیے تو یہ تھا کہ آبادی کم ہو جاتی یا پھر رک جاتی لیکن ایسا نہیں ہوا اور نہ ہی ہو سکے گا۔ انشاء اللہ

''روزنامہ پاکستان'' 3 اگست **1992**ء کی شائع شدہ خبر کے مطابق "ڈنمارک" میں ایک خاتون نے بیک وقت **7** لڑکیاں اور **5** لڑکوں یعنی **12** بچوں کو جنم دیا یہ جوڑا سات برس تک اولاد کی نعمت سے محروم رہا۔ اس طرح کے اکثر واقعات رونما ہوتے رہتے ہیں۔ چنانچہ ثابت ہوا کہ "ضبط تولید" کی تدابیر بے جا ہیں۔ بعض نام نہاد "سرکاری دانشور" لکھتے ہیں کہ "عزل" زمانہ نبوی ﷺ میں خاندانی منصوبہ بندی کا طریقہ تھا۔

"عزل" بروقت نطفہ کو باہر ضائع کر دینے کو کہتے ہیں۔ ایسا "حمل" کو روکنے کے لیے کیا جاتا تھا۔ اس کے متعلق متعدد احادیث مروی ہیں ان کو پڑھ کر قارئین اول حقیقت کا اندازا کر سکتے ہیں ملاحظہ کیجیے۔

حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نے غزوہ بنی مطلق میں ''عزل'' کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا اوانکم لتفعلون قالها ثلثا مامن نسمته کائنته الی یوم القیمته الا ہی کائنتا تمہیں ایسا ہرگز نہ کرنا چاہیے تین بار یہی فرمایا' جو جان بھی اس دنیا میں پیدا ہونی ہے وہ پیدا ہو کر رہے گی۔ (بخاری

جلد5 ص164)

اور حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا کہ میری ایک لونڈی ہے اور میں اس سے صحبت کرتا ہوں اور یہ نہیں چاہتا کہ وہ حاملہ ہو تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر تو چاہے تو "عزل" کر لیا کر مگر جو پیدا ہونا لکھا ہے وہ ضرور پیدا ہو کر رہے گا- چنانچہ وہ شخص واپس چلا گیا اور پھر کچھ مدت بعد دوبارہ آیا اور عرض کی کہ میری لونڈی حاملہ ہو گئی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا میں نے تجھے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ جو بچہ بھی پیدا ہونا ہے وہ پیدا ہو کر رہے گا- (مسلم و ابو داؤد کتاب النکاح) اور حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا! عزل کرنا کیسا ہے آپ ﷺ نے فرمایا جس پانی (منی) کے قطرے سے کسی بچہ کا پیدا ہونا مقدر ہو چکا ہے اگر تو اسے کسی پتھر پر بھی گرائے تو اللہ تعالی اسی قطرہ سے رحم مادر میں بچہ پیدا کر دے گا- (رواہ احمد و ابن حبان)

ایک روایت میں ہے کہ نبی علیہ اسلام سے "عزل" کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ "واد خفی" (یعنی پوشیدگی سے اولاد کو مار ڈالنا) (مسلم جلد4 ص61)

امام ابن قیم جوزیؒ رقم طراز ہیں کہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ "امیر المومنین حضرت عمرؓ نے اپنے بعض لڑکوں کو اس وجہ سے سزا دی تھی کہ انہوں نے "عزل" جو مانع حمل کی ایک عملی تدبیر ہے پر عمل کیا تھا اور حضرت سعید بن مسیبؒ فرماتے ہیں امیر المومنین حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اپنی خلافت میں لوگوں کو "عزل" جو ضبط تولید کی ایک عملی تدبیر سے ہے روکتے تھے-(زاد المعاد ص223 جلد2)

اور حضرت شعبہ بن عاصمؓ سے مروی ہے کہ "امیر المومنین حضرت علیؓ عزل" کو برا سمجھتے تھے-(ایضاً ص221)

**بچے کا بوجھ اٹھانے والی حاملہ عورت کو دن کو روزہ رکھنے اور اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کے برابر ثواب ملتا ہے اور وضع حمل کی تکلیف برداشت کرنے پر ایک ایک غلام آزاد کرانے کا ثواب ملتا ہے (شیخ عبد القادر جیلانی)**

ابن عمرؓ خود بھی عزل نہ کرتے تھے اور فرماتے تھے اگر مجھے معلوم ہو گیا کہ میرے کسی لڑکے نے اس پر عمل کیا ہے تو میں اسے سزا دوں گا-(ایضاً)

عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ "عزل" کا جرم ایسا ہے جیسے کوئی زندہ بچے کو زمین میں گاڑ دے-(ایضاً)

اور حجۃ الاسلام امام غزالیؒ لکھتے ہیں کہ فرقہ خوارج کی عورتوں کی یہ عادت تھی کہ قربت (Coitus) کے وقت استقرار حمل کو روک دیتی تھیں تاکہ حمل کی مصیبت اور بچوں کی پرورش کے عذاب سے آزاد رہیں- حضرت عائشہؓ جب بصرہ گئیں تو خوارج کی عورت میں سے ایک عورت نے آپ سے ملاقات کرنی چاہی تو آپ نے ملاقات سے اس لیے انکار کر دیا کہ وہ استقرار حمل کی مخالفت کرتی تھیں-(احیاء العلوم جلد2 ص21)

ان روایت و واقعات سے "برتھ کنٹرول" کی ممانعت واضح ہے اس کے باوجود اگر کوئی انکار پر بضد رہے تو اسے اللہ اور رسول ﷺ کا باغی ہی کہا جا سکتا ہے جس کا ٹھکانا جہنم ہے کیونکہ قرآن میں ارشاد ربانی ہے کہ ومن یعص اللہ و رسولہ و یتعد حدودہ یدخلہ نارا خالدا فیھا ولہ عذاب مھین اور جو اللہ اور رسول ﷺ کی نافرمانی کرے گا اور اس کی مقرر کی ہوئی حدوں سے تجاوز کر جائے گا اسے اللہ آگ میں ڈالے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کے لیے رسواء کن عذاب ہے-(نساء 14)

پاکستان میں "خاندانی منصوبہ بندی" کا آرگن اخبار ماہنامہ "سکھی گھر" "برتھ کنٹرول کی حمایت میں "لایعنی" مضامین و اشعار بکثرت شائع کرتا رہتا ہے- نمونے کے لیے یہ چند اشعار ملاحظہ کیجیے----

گھر دے جی ودھا کے توں بے موتے مر جاویں
سوچ سمجھ کے چلیں بچا مڑ کے ناں پچھتاویں
اک دو بچے ہون تے تیرے گھر جنت بن جاوے
بہتی فوج دا فیدا کی نچے سکھ دا ساہ نہ آوے

ایک بار کچھ اشعار اس عنوان سے شائع ہوئے-

"کثیر العیال بیوہ کی مرحوم شوہر کے مزار پر دعا"

مر گیا چھوڑ کر تو ایک درجن نونہال
کیسے بیوہ ان یتیموں کی نگہبانی کرے
جس طرح جلتی ہوں میں تو بھی یونہی جلتا رہے
آسماں تیری لحد پر آتش افشانی کرے
(سکھی گھر ص10 جولائی 1994ء)

اگرچہ ان اشعار میں مزاح کا پہلو ہے

## معیشت تباہی کا سبب آبادی میں اضافہ نہیں بلکہ ہماری اپنی بداعمالیوں اور احکامات الٰہی سے انحراف کا نتیجہ ہے

لیکن اس کے پیچھے "شیطانی ذہنیت وسوچ" کار فرما دکھائی دیتی ہے اور پھر اس طرح کی دعا کسی نافرمان بیوی کی ہی ہو سکتی ہے کیونکہ فرمانبردار بیویاں تو شوہر کی زندگی میں بھی اور اس کی موت کے بعد بھی اس کے حق میں بھلائی اور مغفرت کی دعائیں کرتی ہیں جو عورتیں اپنے شوہروں کو بے جا تنگ کرتی اور تکلیف دیتی ہیں ان کے متعلق "حور عین" کیا کہتی ہیں ملاحظہ کیجیے! نبی علیہ اسلام نے فرمایا کوئی عورت اپنے شوہر کو دنیا میں تکلیف نہیں دیتی مگر اس کی بیوی - حور عین اس کو مخاطب کر کے کہتی ہے اللہ تجھے تباہ و برباد کرے تو اس کو تکلیف نہ پہنچا اس لیے کہ وہ تو تیرے پاس مہمان ہے جلد ہی تجھ سے جدا ہو کر ہمارے پاس آجائے گا - ترمذی بحوالہ ریاض الصالحین جلد اول 195

اور جو عورتیں زیادہ بچوں سے گھبراتی یا زیادہ بچوں کی پیدائش کا ذمہ دار اپنے شوہروں کو ٹھہراتی ہیں وہ بجائے ایسا کرنے کے نبی علیہ اسلام کے فرمان کو پیش نظر رکھیں - کیونکہ شوہر بے چارے تو اس مسئلہ میں حق بجانب ہیں - معقل بن یسار بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی علیہ اسلام کے پاس آیا اور کہنے لگا اے اللہ کے رسول مجھے ایک عورت ملی ہے جو نہایت خوبصورت اور شریف ہے مگر اس سے اولاد نہیں ہوتی کیا میں اس سے نکاح کر لوں تو آپ نے فرمایا نہیں - وہ پھر آیا آپ نے فرمایا نہیں پھر وہ تیسری دفعہ آیا تو آپ نے فرمایا تزو جوالولونا الولود فانی مکاثر بکم الامم نکاح کرو محبت کرنے والی اور بچے جننے والی سے تاکہ میں دیگر امتوں پر تمہاری (کثرت کی) وجہ سے فخر کر سکوں (نسائی ابو داؤد جلد 2 ص 125)

ایک روایت میں ہے کہ ----کنواری لڑکیوں سے نکاح کرو اس لیے کہ وہ شیریں زبان ہوتی ہیں اور ان سے اولاد زیادہ ہوتی ہے اور وہ قلیل عطیہ پر خوش ہو جاتی ہیں - (ابن ماجہ بحوالہ مشکوٰۃ جلد 2 ص 4)

اور ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ سوداء ولود خیر من حسناء عصیم وہ کالی کلوٹی عورت جو بچے جنتی ہو اس خوبصورت عورت سے بہتر ہے جو بچے نہ جنے - (مغنی لابن قدامہ جلد 7 ص 32)

پیر عبد القادر جیلانی حاملہ عورت کے درجات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ----جو کہ حاملہ عوت اپنے بچے کا بوجھ اٹھاتی ہے اسے رات کو قیام کرنے دن کو روزہ رکھنے اور اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کے برابر ثواب ملتا ہے اور جب وضع حمل کی تکلیف برداشت کرتی ہے تو اسے اس کی ہر تکلیف کے بدلے میں ایک ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے اور جب ماں اپنے بچے کو دودھ پلاتی ہے وہ جتنی مرتبہ پلائے گی تو اسے ہر مرتبہ اللہ کی طرف سے ایک اجر عظیم ملتا ہے - (غنیۃ الطالبین ص 124)

یہ سب "اجر" "اسی عورت کا" مقدر" بنے گا جو بچے کی پیدائش پر "تکالیف و مصائب برداشت کرے گی اور وہ عورت کیونکر اس کی "مستحق "ہوگی جو کبھی ان "مراحل" سے گزری ہی نہ ہو - لہذا بچوں کی پیدائش کو حسن نسوانی کا "قاتل" اور اپنے لیے "عذاب" سمجھنے والی عورتوں کو اپنی اصلاح کرنی چاہیے - اللہ توفیق دے آمین - خاندانی منصوبہ بندی کے ماہرین اکثر ایسے بیانات دیتے رہتے ہیں کہ "اگر آبادی بڑھنے کی یہی رفتار رہی تو آنے والے چند برسوں میں خوراک کا انتظام مشکل ہو جائے گا -" اور مزید یہ کہ ------ "آبادی میں اضافہ وسائل کی کمی اور معیشت کی تباہی کا سبب بن رہا ہے -"

یہ سب شیطانی خیالات و وسوسے ہیں جن کا معیشت کی تباہی سے کوئی تعلق نہیں ہے معیشت کی تباہی آبادی میں اضافہ نہیں بلکہ ہماری بداعمالیاں اور احکامات الٰہی سے انحراف ہے - قرآن میں ارشاد ربانی ہے کہ ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا اور جو ہماری یاد سے منہ موڑ لیتا ہے اس کی معیشت تنگ کر دیتے ہیں - (طہ 20)

ثابت ہوا کہ معیشت کی تباہی یاد الٰہی سے اعراض روگردانی ہے نہ کہ بڑھتی ہوئی آبادی [illegible] پھر اگر دیکھا جائے قیام پاکستان کے [illegible] جہاں آبادی میں اضافہ ہوا وہیں [illegible] بھی بڑھے ہیں - تبھی تو ملکی حالت [illegible] ہے - مزید یہ کہ یہ بھی کوئی

نہیں کہہ سکتا کہ زمین اپنے تمام کے تمام خزانے باہر اگل چکی ہے اور اب کوئی چیز پیدا نہیں ہوگی جب کہ خدا کی قدرت ہے کہ جیسے جیسے آبادی بڑھتی جارہی ہے ویسے ہی وسائل میں ترقی ہوتی جارہی ہے وسائل کی کمی اور معیشت کی تباہی کا تو ایک بہانہ بنایا گیا ہے ورنہ معاملہ اس کے برعکس ہے اگر مشاہدہ کیا جائے تو عیاں ہوگا کہ مغربی اقوام کے پیش نظر کوئی معاشی مسئلہ نہ تھا بلکہ ان کا مقصود "جنسی لذت" حاصل کرنا تھا۔ کیونکہ ان میں مرد و عورت کا اختلاط عام ہوگیا تھا جس کے باعث انہوں نے ایسی راہ نکالی کہ جس سے وہ صرف "جنسی خواہش" پوری کرسکیں اور اولاد کی ذمہ داری سے محفوظ رہیں۔

بنظر عمیق دیکھا جائے تو ہمیں یہ معلوم ہوگا کہ ایسی غیر فطری تحریکوں کے پیچھے "سرمایہ دارانہ" اور "جاگیردارانہ" نظام بھی کارفرما ہے کہ جس کی اساس ہے ہی اس نظریے پر کہ کمزوروں کا (ہر اعتبار سے) استحصال کرو اور اپنے اقتدار تعیش کو دوام بخشو۔ "برتھ کنٹرول موومنٹ" بھی دراصل ایسے ہی اذہان کی "اختراع" ہے ---- یہ لوگ بجائے اس کے کہ اپنے ہاتھوں سے مقید دولت 'غریبوں پر لٹاتے اور ہر طریقے سے انکی پسماندگی کو دور کرتے انہوں نے اس کے علی الرغم یہ کہنا شروع کردیا کہ اگر غریب لوگ اپنے اخراجات پورے نہیں کرسکتے تو پھر اپنے افراد کی تعداد کم کردیں ---- یوں ان دولت کے پجاریوں کی زندگی تو عیش و عشرت میں گزر رہی ہے اور بے چارے غریبوں کو فطرت کو دبانے پر مجبور کیا جارہا ہے۔ بقول اقبالؒ

مکر کی چالوں سے بازی لے گیا سرمایہ دار
انتہائی سادگی سے کھا گیا مزدور مات

ہم ایک مسلمان قوم ہیں ہمیں "ضبط تولید" جیسا فعل جو اللہ کی فیاضی و رزاقی پر بے یقینی کے مترادف ہے زیب نہیں دیتا۔ کیونکہ فرمان الٰہی ہے وما من دابته فی الارض الا علی الله رزقها و یعلم مستقرها و مستودعها زمین پر چلنے والا کوئی جاندار ایسا نہیں ہے جس کا رزق اللہ کے ذمے نہ ہو۔ وہ جہاں رہتا ہے اسے بھی جانتا ہے اور جہاں سونپا جاتا ہے اسے بھی۔ (ھود 6)

جب رزق کا ذمہ اللہ کے سپرد ہے تو پھر کیوں بھوک و افلاس کے خوف سے "ضبط تولید" کا قبیح فعل کیا جائے قرآن میں ایک واضح ارشاد ہے کہ ولا تقتلو اولالکم خشیته املاق نحن نرزقهم وایاکم اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے قتل نہ کرو۔ ہم ان کو بھی اور تمہیں بھی رزق دیتے ہیں۔ (بنی اسرائیل 31) اور دوسرے مقام پر ارشاد ہوا قل تعالوا اتل ماحرم ربکم علیکم الاتشر کوابه شیئاو بالوالدین احسانا ولا تقتلوا اولاد کم من املاق نحن نرزقکم و ایاهم ولا تقربوا الفواحش ماظهر منها و ما بطن کہ (لوگو) آؤ میں تمہیں پڑھ کر سناؤں وہ چیزیں جو تمہارے پروردگار نے تم پر حرام کردی ہیں کہ کسی چیز کو خدا کا شریک نہ بنانا اور ماں باپ سے نیک سلوک کرتے رہنا اور ناداری کی وجہ سے اپنی اولاد کو قتل مت کرنا کیونکہ تم کو اور ان کو رزق ہم ہی دیتے ہیں اور بے حیائی کے کام ظاہر ہوں یا پوشیدہ ان کے قریب نہ جانا (انعام 151)

صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ پوچھتے ہیں کہ اے اللہ کے رسول ﷺ سب سے بڑا گناہ کون سا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کسی اور کو اللہ کے برابر کرنا حالانکہ اسی نے تجھ کو پیدا کیا اور ان تقتل ولاك خشیته ان یاکل معك اپنی اولاد کو اس ڈر سے مار ڈالنا کہ وہ تمہارے ساتھ کھائے گی اور اپنے پڑوس کی بیوی سے برائی کرنا (تیسیر الباری جلد 5 ص 569)

اولاد کا قتل واقعی بڑا گناہ ہے جو لوگ مختلف "حیلوں" سے یہ فعل کرتے ہیں انہیں اس فرمان الٰہی کو ضرور پیش نظر رکھنا چاہیے کہ قد خسر الذین قتلو اولاد هم سفها بغیر علم خسارے میں پڑگئے وہ لوگ جنہوں نے اپنی اولاد کو جہالت و بے وقوفی کی بناء پر قتل کیا۔ (انعام 140)

آخر میں ایسی تحریکوں کے داعی مسلمانوں سے ہماری گذارش ہے کہ وہ خاندانی منصوبہ بندی 'برتھ کنٹرول وغیرہ جو عالم اسلام کے خلاف صلیبی سازش ہے۔ کے مضرات کو سمجھیں اور فطرت کے "نقائص" کی درستگی سے باز آجائیں کہ ۔

تیری مشاطگی کی کیا ضرورت حسن معنی کو
کہ قدرت خود بخود کرتی ہے لالے کی حنابندی


دیوان تاج (حصہ دوم) شائع ہوگیا

اردو پنجابی زبان کی معیاری نعتیں' نظمیں (منتخب) جس کی سکول و کالجز کے طلبہ کو سخت ضرورت تھی جس میں ہر نعت و نظم غلو و شرک سے پاک ہے۔ 20 روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال کرکے حاصل کریں۔

پتہ:- قاری تاج محمد شاکر
خطیب مرکزی مسجد قباء اہلحدیث پتوکی (قصور)